وزیراعظم نواز شریف کا پسنی میں ہوشاب۔ گوادر ہائی وے کی افتتاحی تقریب سے خطاب

(03 February 2016)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد خان اچکزئی صاحب گورنر بلوچستان، سردار ثناءاللہ زہری صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان، جنرل راحیل شریف صاحب چیف آف آرمی سٹاف، میر حاصل خان بزنجو صاحب، ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب، جنرل قادر بلوچ صاحب وفاقی وزیر برائے سیفرون، جنرل ناصر جنجوعہ صاحب نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر، لیفٹیننٹ جنرل عامر ریاض صاحب کمانڈر صدرن کمانڈ، میجر جنرل محمد افضل DG FWO، وزراء صاحبان، ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی! السلام علیکم

ابھی آپ نے جنرل افضل کی گفتگو سُنی اور اِس پراجیکٹ کے بارے میں انھوں نے روشنی ڈالی ہے میں اُن کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ جس جواں مردی کیساتھ انھوں نے اور اُن کی ٹیم نے یہ کام کیا ہے اور جن مشکل حالات میں اس سڑک کو مکمل کیا ہے میں دل کی گہرائیوں سے اُن کو اور اُن کی ٹیم کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں چیف آف آرمی سٹاف کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جنھوں نے اِس کام میں خصوصی دلچسپی لی اور اس کو مکمل کرانے میں ایک بھرپور کردار ادا کیا۔ یقیناً وہ ہم سب کی Appriciation کے مستحق ہیں، مبارکباد کے مستحق ہیں، اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں Security Situation، یعنی کہ اِن پچھلے دنوں میں جب سے یہ سڑک کی تعمیر شروع ہوئی ہے انتہائی ناگفتہ بہ تھی اور یہاں پر ہمارے نوجوانوں نے قربانیاں دیں اور شہادتیں دیں اور FWO کے بھی جوانوں نے اور پھر Civil Engineers نے بھی اور Civilians نے بھی قربانیاں دیں ہیں۔ میں اُن تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے اِس میں قربانیاں دیں ہیں اُن خاندانوں سے بھرپور ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جن کے پیارے بچے یا بیٹے یا باپ اس میں شہید ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کا ایک عظیم تحفہ ہے قوم کو۔ یہ علاقہ جو گوادر سے شروع ہو کے انشاءاللہ جائیگا KPK تک اور پھر پاکستان کے مختلف حصوں سے ملے گا بیچ میں اور صرف پاکستان سے نہیں یہ Connect کریگا Central Asia کے ساتھ اور پھر یہ پاکستان کے لیے اللہ کے فضل و کرم سے بہت فوائد لے کر آئیگا یہ منصوبہ جو ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک حصے سے دوسرے حصے تک وہ پاکستان کے Northern Region سے Southern Region تک لے کے جانا اور یہ بنانا میں سمجھتا ہوں یہ بہت ہی اہمیت کا حامل منصوبہ ہے اور بنانے والوں کے ساتھ ساتھ میں اُن تمام لوگوں کو بھی میں مبارکباد دیتا ہوں جو اس سے اِستفادہ کریں گے اور راستے میں انشاءاللہ جو اِس سے استفادہ کریں گے، وہ لوگ جو اس پہ سفر کریں گے اور سفر کی طوالت جو کم ہوگی اور پاکستان بالکل ایک دوسرے کے ساتھ ملے گا۔ یہ ایک خواب تھا کسی زمانے میں جو

آج اللہ کے فضل وکرم سے تعبیر کی شکل اختیار کررہا ہے اور یہ کسی دن صرف کاغذوں میں تھا۔ اِس پہ صرف بات ہوتی تھی لیکن شائد کسی نے آج تک اِس پر عمل کرنے کے بارے میں کبھی کوئی قدم نہیں اُٹھایا لیکن اللہ کے فضل وکرم سے یہ پہلی حکومت ہے اور پھر FWO اور فوج کی مدد سے یہ جو منصوبہ مکمل ہوا ہے میں سمجھتا ہوں یہ پاکستان کی اور بلوچستان کی خاص طور پہ خوشحالی کے لیے یہ بہت بڑا اقدم ہے۔ آج بلوچستان کو اُتنی ہی اہمیت دی جارہی ہے جتنی کہ پاکستان کے کسی حصے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ بلوچستان کے لیے ماشاءاللہ آج بالکل برابر کی سطح کے اوپر Allocations بھی ہورہی ہیں اور ترقیاتی کام بھی ہو رہے ہیں اور ترقیاتی کام بھی عروج پہ ہیں اور میں آپ کو اس سڑک کی حد نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سڑک سے آگے انشاء اللہ اور کئی سڑکیں بنیں گی اور یہ تو صرف Infrastructure کے Sector میں یہ کام ہورہا ہے باقی انشاءاللہ اور بھی Sectors ہیں اور بھی جگہیں ہیں جہاں پہ ترقیاتی کام انشاءاللہ بڑے زور شور سے شروع ہورہے ہیں اور آئندہ آنے والے وقت میں اور بھی ہوں گے۔ لیکن ایسے کام صرف نعروں سے نہیں ہوتے ان کے لیے Vision اور صبر اور حکمتِ عملی کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر پاکستان کو ایک حقیقی انقلاب کی ضرورت ہے اور یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے۔ یہ تعمیر جو ہوتی ہے یہ قوموں کی تعمیر یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہوتی یہ عمل گہرے غوروفکر اور یکسوئی کا متقاضی ہے۔ ابھی تو یہ پہلے مرلے میں یہ سڑک یہ بنائی گئی ہے جو کہ گوادر - تربت - ہوشاب جس کی لمبائی 193 کلومیٹر ہے اور اس پہ 19 ارب روپے خرچ آیا ہے۔ ایک اس شاہراہ پہ اور پھر جو اس کے ساتھ ساتھ اِسی سال انشاءاللہ اُس کا کام بھی مکمل ہو جائیگا منصوبہ وہ ہوشاب، پنجگور، ناگ، بسیمہ، سوراب اور یہ اِس کی لمبائی 450 کلومیٹر ہے اور اِس پر 23 ارب روپے لاگت آئیگی اور اِسی سال انشاءاللہ یہ منصوبہ مکمل ہوگا۔ پھر خضدار - شہدادکوٹ جو منصوبہ ہے وہ 151 کلومیٹر لمبا ہے اور اُس پہ 8 ارب روپے خرچ ہوں گے اور انشاءاللہ یہ بھی اِسی سال مکمل ہوگا۔ سوراب - کوئٹہ - چمن یہ 116 کلومیٹر کا ہے 9 ارب روپے اس پہ خرچ آئیں گے اور اِس کی بھی تکمیل جو ہے وہ اسی سال اللہ کے فضل وکرم سے ہوگی۔ یہ منصوبہ بھی اسی سال مکمل ہو جائیگا۔ قلعہ سیف اللہ - لورالائی - جاغم یہ جو ہے یہ 128 کلومیٹر کا منصوبہ ہے اور 17.5 ارب روپے اس پہ خرچ آئیں گے اور اِس کا منصوبہ Award کر دیا گیا ہے اور اس پہ کام بہت جلد اب شروع ہو جائیگا۔ یک مچھ - خاران یہ 10 ارب روپے کا منصوبہ ہے اور اِس کی Mobilization شروع ہو چکی ہے اور یہ بھی انشاءاللہ تیاری کے مراحل میں اب بالکل داخل ہونے والا ہے اور پھر ساتھ ہی ساتھ ژوب - مغل کوٹ یہ 9 ارب روپے کا منصوبہ ہے اس پہ کام شروع ہو چکا ہے اور یہ 81 کلومیٹر اس کی لمبائی ہے۔ ابھی آپ کو تفصیل DG FWO نے بتائی ابھی لیکن اُس کے اندر میں مزید اپنا اضافہ کررہا ہوں اور پھر اور بھی بہت سارے منصوبے وہ بلوچستان کی سڑکوں کے منصوبے جو ہیں وہ بالکل شروع کیے جائیں گے ابھی اگلے آنے والے وقت میں لیکن میں

اُن میں سے بالخصوص تین منصوبوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں آج کی اِس تقریب میں، جس میں کوئٹہ - خضدار ہائی وے کی Dualization انشاءاللہ ہم کریں گے۔ بس یہ ماہ خضدار - شہداد کوشروع کیا جائیگا اور پھر بیلا - آواران - ہوشاب ہائی وے شروع کی جائیگی۔ یہ پہلی مرتبہ اتنا بڑا جال سڑکوں کا، ہائی ویز کا یہ یہاں پہ بچھایا جارہا ہے اور اِس میں سے کئی سڑکیں جو ہیں وہ Four Lane Highways ہیں اور جن کو انشاءاللہ ہم وقت آنے پر Six Lane میں منتقل کریں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے اتنا بڑا منصوبہ کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا جو آج اللہ کے فضل و کرم سے Implement ہو رہا ہے جس پہ آج عمل ہورہا ہے تو یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان انشاءاللہ اُس کی صورتِ حال بالکل تبدیل ہوجائیگی آنے والے دنوں میں اور ابھی اِس کے ساتھ ساتھ جو میں نے ابھی ذکر کیا تھا جو ژوب مغل کوٹ کی میں نے بات کی تھی ہم اس کو ایک بہت وسیع شاہراہ کے طور پہ بنانا چاہتے ہیں اور انشاءاللہ ایک وقت آئے گا کہ یہ بالکل ایک موٹروے کی شکل اختیار کرے گی اسی کے ساتھ ساتھ اور بھی اور ابھی جیسے میں نے ابھی ذکر کیا ہے اپنی گفتگو میں کہ ہم صرف باقی پاکستان کے ساتھ بلوچستان کو ہر طرح سے نہیں ملانا چاہتے بلکہ ہم اللہ کے فضل سے Central Asia کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں ، Central Asian ممالک کی بڑی شدید خواہش ہے کہ وہ اپنے ساز و سامان کو گوادر تک لے کے آئیں اور گوادر سے اپنے ملکوں میں وہ اپنے سامان کو اپنی imports کو، اپنی goods کو وہ لے کے جائیں اور یہ ان سے میری بات ہوئی، اس میں ازبکستان کی بڑی خواہش ہے، اس میں ترکمانستان کی بڑی شدید خواہش ہے اور کرغستان کی یہ خواہش ہے، کرغستان دوسرا روٹ بھی استعمال کرنا چاہتا ہے، تقریباً majority Central Asian countries کی یہ خواہش ہے۔ اور جب ہم اپنے ملک کو آپس میں ملائیں گے تو پھر ساتھ ساتھ ہی ہم یہ کام بھی شروع کرسکتے ہیں اور ان کے ملکوں تک اپنی شاہراہوں کو لے کر جاسکتے ہیں۔ اس وقت ہم پشاور سے آگے ہم جلال آباد تک سڑک بنا رہے ہیں اور جلال آباد تک پاکستان FWO بنا رہا ہے، جنرل افضل بنا رہے ہیں وہ سڑک اور جب وہ سڑک مکمل ہو جائے گی تو انشاءاللہ مجھے امید ہے کہ پھر پاکستان اور افغانستان مل کر جلال آباد سے آگے کابل تک بھی سڑک بنائیں گے اور جس کا فائدہ انشاءاللہ نہ صرف افغانستان کو ہوگا، نہ صرف پاکستان کو ہوگا بلکہ اس پورے خطے کو اس کا فائدہ ہوگا۔ آپ دیکھئے کہ اس خطے کے اندر جو Central Asia ہے اور South Asia ہے اس میں دنیا کی بہت بڑی آبادی رہتی ہے اگر دنیا کی آبادی اس وقت ۶ ارب ہے تو اس میں سے لگ بھگ تین ارب کی آبادی اس خطے میں رہتی ہے جس میں چین ہے، پاکستان ہے، Central Asian Republics، ہندوستان ہے، سری لنکا ہے، بنگلہ دیش ہے اگر یہ ساری آبادی آپ ملائیں تو تقریباً تین بلین کی آبادی اس خطے میں رہتی ہے تو مستقبل، اللہ کے فضل و کرم سے دنیا کا مستقبل اس خطے میں ہے۔ اور اس لئے ہم جتنی بھی

investment اس میں کریں گے returns اُتنے ہی زیادہ ہمیں ملیں گی انشاءاللہ۔ ابھی پاکستان کے باقی جو منصوبے ہیں بجلی کے وہ بھی تیزی کے ساتھ مکمل ہورہے ہیں۔ کل میں ساہیوال گیا تھا، کل میں پورٹ قاسم کے منصوبے کو دیکھنے کیلئے گیا، ساہیوال کے منصوبے کو دیکھنے کیلئے گیا بلکہ وہاں پہ چائنیز جو اس کو build کررہے ہیں، اس کو بنارہے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ اتنی speed کے ساتھ تو چائنہ میں بھی یہ منصوبے نہیں بنائے گئے اتنی تیزی کے ساتھ آج ہم پاکستان میں بنارہے ہیں۔ اور مجھے اس کی speed دیکھ کے بہت خوشی ہوئی۔ اور باقی منصوبے، ابھی سندھ کے اندر ہم اپنا کوئلہ استعمال کرنے والے ہیں، پاکستان کو ستر سال ہوگئے بنے ہوئے آج تک اس کوئلے کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا، اس کان کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا یہ پہلا دور ہے جب اللہ کے فضل سے ہم اب اس کوئلے کی کان سے کوئلہ حاصل کریں گے اور پھر وہاں پہ جو منصوبے لگارہے ہیں وہ تقریباً چھ سو میگاواٹ کے منصوبے ہیں ان پہ بڑی تیزی کے ساتھ کام ہورہا ہے جو وہاں سے بجلی produce کریں گے، کوئلے سے۔ ۳۴۰۰ میگاواٹ کے منصوبے وہاں انشاءاللہ آئندہ آنے والے وقتوں میں لگیں گے لیکن اس کا آغاز کیا جارہا ہے کہ پاکستان اپنا کوئلہ استعمال کرنے کی position میں آجائے گا۔ ابھی تو یہ کوئلہ باہر سے منگوائیں گے لیکن جب کوئلہ وہاں سے فراوانی کے ساتھ آئے گا تو پھر ان سارے منصوبوں پہ ہم کوئلہ اپنا استعمال کریں گے، یہ بہت بڑی بات ہے، اور یہ کوئلہ سستا بھی ہوگا کیونکہ ہمارا مقصد بجلی صرف بجلی produce کرنا نہیں ہے، ہمارا مقصد صرف بجلی کی کمی کو پورا کرنا نہیں ہے ہمارا مقصد یہ بھی ہے کہ پاکستان کے اندر سستی بجلی بنے اور سستی بجلی ہم اپنے کاشتکاروں کو بھی دیں ان کے ٹیوب ویل سستے چلیں، industry کو بھی دیں تاکہ ہم اپنی products کو دنیا میں مارکیٹ کرسکیں اور اسی طرح سے گھریلو استعمال کیلئے بھی سستی بجلی ہمیں دینی چاہئے تاکہ بجلی کے بل کم ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہمیت کی حامل پالیسی ہے کہ بجلی بھی ہو اور ساتھ سستی بھی ہو تاکہ پاکستان کے اندر خوشحالی تیزی کے ساتھ آئے۔ الحمدللہ economic indicators آج بہتری کی طرف جارہے ہیں اور پاکستان کے بارے میں نہ صرف میں یہ نہیں کہہ رہا بلکہ دنیا کی ایجنسیز اس بات کا اعتراف کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے اور ساتھ ساتھ ہی میں یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ یہاں اس خطے میں، بلوچستان کے اندر ترقی کا عمل اتنا تیز ہے، گوادر انشاءاللہ اب اللہ کے فضل سے ایک بہت پاکستان کا ایک بہت اہمیت کا حامل شہر بنے گا اور وہاں پہ ترقیاتی کام بھی اور وہاں پہ پاکستان کا غالباً سب سے خوبصورت اور state of the art ایک ایئرپورٹ بھی اب بننے والا ہے۔ گوادر پورٹ کو بہت اچھی طرح develop کیا جارہا ہے اور پھر گوادر کے اندر ترقیاتی منصوبے ہونگے جس میں یونیورسٹی بھی ہے، سکول کالج بھی ہیں، پینے کا صاف پانی بھی ہے اور یہ سارے منصوبے گوادر کے لگائے جارہے ہیں اور ہسپتال بھی جو state of the art ہسپتال یہاں پہ بنایا جائے گا۔ تو میں

ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہ رہا تھا کہ جہاں اس خطے میں یہ کام ہو رہے ہیں، بلوچستان میں بھی ہو رہے ہیں، ایک کراچی سے لاہور موٹروے پر بھی کام کا آغاز ہو چکا ہے، کراچی سے حیدرآباد موٹروے بن رہی ہے، under construction ہے، وہ بھی FWO ہی بنا رہا ہے۔ اور پھر آگے حیدرآباد سے سکھر اس پہ ابھی تھوڑا سا کام کرنے کی ضرورت ہے، پھر سکھر ملتان اور ملتان لاہور اور لاہور سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے پشاور تو پہلے ہی موٹروے موجود ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہم نے ان موٹرویز کو بنایا 1990s میں اور اب دوبارہ لاہور سے کراچی ہو یا کراچی سے لاہور اس کو دوبارہ ہم ہی بنا رہے ہیں اور انشاءاللہ بہت جلدی ان پہ کام، باقی موٹرویز پہ بھی کام شروع ہو جائے گا۔ تو پاکستان اللہ کے فضل و کرم سے ۲۰۱۸ء تک اپنی بجلی کی کمی کو بھی پورا کرلے گا، پاکستان انشاءاللہ سستی بجلی بھی بنائے گا اور ہم بڑے بڑے منصوبے بھی بنانا چاہتے ہیں Indus River کے اوپر جس میں دیامیر بھاشا ہے، جس کے اندر بونجی ڈیم ہے، جس کے اندر داسو ہے، بونجی ڈیم تو نہیں ہے بونجی کا منصوبہ ہے، داسو ڈیم ہے، انشاءاللہ ایسے منصوبے ہیں جو پاکستان کو ایک ایک منصوبہ تقریباً چار چار ہزار میگاواٹ بجلی فراہم کرے گا۔ پاکستان ماشاءاللہ، اللہ نے بہت کچھ پاکستان کو عطاء کیا ہوا ہے۔ ہم نے ان چیزوں کو کبھی صحیح طرح سے استعمال نہیں کیا۔ اب بلوچستان کے اندر ماشاءاللہ معدنیات کے خزانے ہیں اور یہ معدنیات کے خزانے آپ نے دیکھا ہوگا کہ حکومتیں آئیں پچھلی اور انہوں نے اپنے مفاد کیلئے ان کو استعمال کیا اس لئے وہ پروان نہیں چڑھ سکا اس لئے یہ سب چیزیں بیچ میں رہ گئیں کیونکہ اس میں بدنیتی کا عمل شامل تھا لیکن آج اللہ کے فضل و کرم سے ہم ان کو نیک نیتی کے ساتھ دوبارہ شروع کر رہے ہیں اور اس سے بلوچستان میں انشاءاللہ خوشحالی پھیلے گی اور بلوچستان انشاءاللہ اس سے بہت فیضیاب ہوگا۔ اس میں بھی خاص طور پہ میں مشکور ہوں جنرل راحیل کا کہ وہ بھی اس میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں اور حکومت کی مدد کرنے کیلئے انہوں نے ایک ساتھ مل کے چلنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں ان کے جو باقی colleagues ہیں southern command کے ہمارے جو کور کمانڈر ہیں انہوں نے بھی جب یہ وہاں پر پنڈی میں تھے تو انہوں نے بھی اس کے اوپر بہت خاص کام کیا اور اب آکے انشاءاللہ جب یہ خود کوئٹہ کے اندر موجود ہیں تو مجھے بہت امید ہے کہ یہ بھی انشاء اللہ اس سارے منصوبے کیلئے بہت کام کریں گے۔ اور یہ وہ منصوبہ ہے جو پاکستان کا ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اور بلوچستان انشاءاللہ جب یہ منصوبہ شروع ہو گیا تو بلوچستان کو کسی قسم کی مالی کمی محسوس کبھی نہیں ہوگی۔ تو میں بہت مشکور ہوں ایک دفعہ پھر اپنے ساتھی جنرل افضل کا اور جنرل افضل ماشاءاللہ اور بھی کئی منصوبے کر رہے ہیں حکومت پاکستان کے مثلاً یہ جو لاہور اسلام آباد لاہور موٹروے کا overlay کا بھی یہ کام کر رہے ہیں، ایک طرح کی نئی موٹروے دوبارہ سے بن رہی ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ اس کی دس سال کے بعد overlay ہونی تھی، re-surfacing ہونی تھی جو کسی نے کیا نہیں آج تک

۱۹۹۸ء کی موٹروے یہ بنی ہوئی ہے اور آج ۲۰۱۳ء، میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ جب ۲۰۱۳ء آ گیا تو تقریباً پندرہ سال اس کو کسی نے اس کی repair, maintenance پر توجہ نہیں دی، آج ہماری گورنمنٹ نے آ کر اس پر توجہ دی اور یہ اربوں روپے کا منصوبہ بھی FWO کر رہا ہے۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ یہ technologies اور experties acquire کر رہی ہے FWO جو کہ پہلے ہم باہر سے لیا کرتے تھے یہ acquire کریں، پرائیویٹ سیکٹر acquire کرے ہمیں بہت خوشی ہے۔ اور یہ سڑک جو بنائی ہے یہ بھی FWO کے علاوہ اور کوئی نہیں بنا سکتا تھا، پرائیویٹ سیکٹر کیلئے بڑی یہ ناممکن چیز تھی اور قربانیاں دے کر یہ سڑک بنی ہے اور اسی طرح سے پرائیویٹ سیکٹر بھی آگے آئے اور FWO کے ساتھ مل کے وہ بھی کام کریں تا کہ پاکستان کی تعمیر و ترقی کا کام اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھے، پاکستان خوشحال ہو، بے روزگاری کا خاتمہ ہو، غربت کا خاتمہ ہو پاکستان کے اندر اور پاکستان اندر ہم سب ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے، پاکستان کی خیر کرے اور ہم سب کو پاکستان کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔

پاکستان پائندہ باد۔